محدثین کے ہاں قراء سبعہ کا مقام و مرتبہ اور علم حدیث میں ان کی خدمات (کتب ستہ اور مسند احمد کے تناظر میں)

The position and status of Qura'a Saba among the narrators and their services in the Ilm-e-Hadith (In the context of Kutub-e-Satta and Musnad Ahmad)

پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی[2] ڈاکٹر عبد الحیٔ[1]

ABSTRACT:
By Qura the researcher means those Qura whose recitation styles and narrations are studied and taught in the different quarters of the world and who are known as Qura Saba (سبعہ). They are seven imams each with two Ravi's. They are twenty-one Qura in total. The services of these imams have been highlighted in the light of the following seven Ahadith books: Sahih Bukhari, Sahih Muslim, Sunan Abu Dawud, Sunan al-Tirmidhi, Sunan Ibn Majah, Sunan al-Nasai and Musnad Ahmad ibn Hanbal. How many people have reported them and what is the standard of the weakness and soundness of those narrators have also been discussed in this article? The status of these Qura has been explained in the light of the commentary of Muhadithin. Whether Ahadith critics have declared them thiqa or weak or have declared them as average sadooq. The most important thing is that there is no one weak reporter in these imam qura. Five out of ten imam qura are ranked as thiqa and five sadooq. And among the narrators of these qura four are thiqa, seven sadooq, and only two are weak reporters. There is silence about the remaining four reporters of these qura. The reason is that there is no hadith reported from them. Because of all this their religious and scholarly authenticity could be determined. It also proves that all the Qura are not weak reporters. Only two of the Saba (سبعہ) are weak. The narrations of these Saba (سبعہ) Qura are confined to reporting the Holy Quran but they have also reported about every part of fiqh and they have been utilized and refered to. They have reported about every part of sharia whether it is related to Aqaid (Islam, Eman, Tauheed o Risallat or worships or dealings or ethics. The narrations of Mukasereen have been particularly utilized and have been benefited from.

Keywords: recitation styles, Qura Saba, narrations, Sihah Sitha.

قرآن مجید اللہ تعالی کی طرف سے نازل کی جانے والی آسمانی کتب میں سب سے آخری کتاب ہے جسے اللہ تعالی نے امت کی آسانی کی غرض سے قرآن مجید کو سات حروف پر نازل فرمایا ہے۔ یہ تمام ساتوں حروف عین قرآن اور منزل من اللہ ہیں، ان تمام پر ایمان لانا ضروری اور واجب ہے۔ قراء سبعہ یا سات قراء جن سے قرآن کریم کی قراءت کے سلسلہ میں ان سبعۃ احرف کے لحاظ سے متعدد روایتیں وارد ہوئی ہیں جو ان کی طرف منسوب ہیں، ان کی اسناد نبی کریم ﷺ تک متصل، صحیح اور تواتر کے ساتھ ثابت ہیں، یہ قراءات و روایات رسم عثمانی اور لغت عربیہ کے موافق بھی ہیں، جیسا کہ امام ابن الجزری[1] نے طیبۃ النشر میں قراءت کے ان ارکان ثلاثہ کو واضح کیا ہے فرماتے ہیں:

---

[1] Lecturer, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad
[2] EX-Chairman, Dept. of Hadith & Seerah, Allama Iqbal Open University, Islamabad.

فَكُلُّ مَا وَافَقَ وَجْهَ نَحْوِ ... وَكَانَ لِلرَّسْمِ احْتِمَالاً يَحْوِي

وَصَحَّ إِسْناداً هُوَ الْقُرآنُ ... فَهَذِهِ الثَّلاثَةُ الأَرْكَانُ

وَحَيثُماَ يَخْتَلُّ رُكْنٌ أَثْبِتِ ... شُذُوذَهُ لَوْ أَنَّهُ فِي السَّبعَةِ[2]

ان روایتوں میں بعض جگہوں پر اعراب (زبر، زیر، پیش)، حروف اور کلمات وغیرہ کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ بہت سے آئمہ کرام نے مختلف قراء کی قراءات کو جمع کیا لیکن جو شہرت اور دوام ابن مجاہد[3] کو حاصل ہوا وہ کائنات میں کسی اور کا مقدر نہ بنا ان سات قرا کو سب سے پہلے انھوں نے ہی جمع کیا[4]۔ یہ آئمہ قراءات اور رُواۃ کی وہ ترتیب ہے جسے امام ابو عمرو دانی[5] نے "التیسیر"میں، امام شاطبی[6] نے "حرز الأمانی و وجہ التہانی"(شاطبیہ) میں اور امام ابن الجزری نے "طیبۃ النشر"میں ذکر کیا ہے اور قراء کے ہاں اسی ترتیب سے پڑھی پڑھائی جاتی ہیں۔

قراء سبعہ اور ان کے راویوں کے اعتبار سے اس مقالہ کو سات مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے، جو درج ذیل ہیں:

مبحث اول:

نافع بن عبد الرحمن مدنی(169ھ=785م)

نافع بن عبد الرحمن بن ابی نعیم، انکی کنیت ابو عبد الرحمن اور ابو رویم، ان کے والد عبد الرحمن اور دادا ابو نعیم نے ایک ساتھ اسلام قبول کیا، اس وقت یہ کمسن تھے۔ ان کے دادا کا اسلامی نام نعمان رکھا گیا اور کنیت ابو نعیم، مگر وہ کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہوئے۔ اصفہانی الأصل ہیں، قبیلہ بنی لیث سے تھے، جَعونۃ بن شعوب لیثی کے غلام تھے، عبد الملک بن مروان کے زمانہ میں 70ھ کے بعد پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ میں 169ھ کو امام مالک سے دس سال پہلے وفات پائی۔[7]

علمی مقام و مرتبہ:

قرأت میں امام اہل مدینہ کہلاتے ہیں، تابعین کے بعد مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں قراءات کی وجوہ کے امام جنھوں نے تابعین کی ایک جماعت سے قراءت کو حاصل کیا اور قراء سبعہ میں سب سے پہلے قاری اور امام ہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں: "نافع إمام الناس في القراءة." نافع قراءت میں لوگوں کے امام ہیں۔[8]

شیوخ عبد الرحمن بن ہرمز 117ھ، یزید بن القعقاع 132ھ، نافع مولی ابن عمر 119ھ، زید بن اسلم 136ھ وغیرہ اور تلامذہ، امام مالک بن انس 179ھ، ابو عمرو بصری 154ھ، عیسی بن وردان 160ھ، سلیمان بن جماز 170ھ وغیرہ ہیں۔[9]

روایت حدیث میں مقام و مرتبہ:

امام نافع قرآن پڑھانے کے ساتھ روایت حدیث میں بھی مشغول رہے، لیکن حدیث کو کم روایت کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: "كَانَ يؤخذ عَنْهُ القرآن، ولَيْسَ فِي الحديث بشيءٍ"[10]۔ امام ابن عدی فرماتے ہیں: "ولم أرفي أحاديثه شيئا منكرا، وأرجو إنه لا بأس بِهِ"۔[11] "ان کی روایات میں، میں نے کوئی منکر بات نہیں دیکھی اور امید رکھتا ہوں کہ ان میں کوئی حرج نہیں"۔

امام یحییٰ بن معین[12] نے: ثقہ اور امام علی بن مدینی[13] اور امام نسائی[14] فرماتے ہیں: لَا بَأْس بِهِ۔ امام ابو حاتم[15] اور حافظ ابن حجر[16] نے

صدوق قرار دیا ہے۔ ابن حجر نے مزید کہا: ثبت في القراءة۔ امام ذہبی فرماتے ہیں: "يَنْبَغِي أَنْ يُعدَّ حَدِيْثُه حَسَناً".[17] ان کی احادیث کو حسن شمار کیا جائے۔

حاصل کلام: ان آئمہ کے اقوال کی روشنی میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ امام نافع روایت حدیث میں حسن درجہ کے رواۃ میں سے ہیں جیسا کہ حافظ ابن حجر اور امام ذہبی نے واضح کیا ہے کہ آپ کی روایات حسن ہیں، اصحاب کتب ستہ میں سے صرف ابن ماجہ نے التفسیر میں ان سے روایت نقل کی ہے اور قراءت کے ضبط و اتقان میں تو آپ اعلی بلکہ امامت کے درجہ پر فائز ہیں۔

امام نافع رحمۃ اللہ علیہ کے دو معروف راوی درج ذیل ہیں: (1) امام قالون رحمۃ اللہ علیہ (2) امام ورش رحمۃ اللہ علیہ

پہلا راوی: قالون(120-220ھ=738-835م)

نام و نسب عیسی بن مینا بن وردان بن عیسی زرقی، انصار کے قبیلہ بنی زہرۃ کے غلام تھے۔ کنیت ابو موسی، لقب قالون تھا، قالون رومی زبان میں عمدہ کو کہتے ہیں، آپ 120ھ میں پیدا ہوئے اور 80 سال میں مدینہ منورہ میں 220ھ کو وفات پائی۔[18]

قراء سبعہ میں سے امام نافع کے ایک راوی، علوم عربیت، نحو اور قراءت میں اہل حجاز کے امام ہیں، اس وقت روایت قالون، لیبیا، تیونس اور متعدد افریقی ممالک میں رائج ہے اور مجمع ملک فہد کے مطبوعہ قرآن مجید بھی موجود ہے۔[19]

روایت حدیث میں مقام و مرتبہ:

امام ذہبی کہتے ہیں: "أما في القراءة فثبت وأما في الحديث فيكتب حديثه في الجملة."[20] قراءت میں پختہ ہیں اور حدیث میں ان کی احادیث کو لکھا جاتا ہے۔

حاصل کلام: آپ حدیث میں اتنے پختہ نہیں صرف آپ کی احادیث کو لکھا جاتا ہے یعنی صدوق درجہ کے ہیں لیکن قراءت میں آپ امام اور حجت ہیں۔

دوسرا راوی: ورش(110-197ھ=728-812م)

نام و نسب عثمان بن سعید بن عبد اللہ مصری بیان کیا جاتا ہے، آپ آل زبیر بن العوام کے غلام تھے، کنیت ابو سعید، لقب ورش[21] تھا مصر میں 110ھ میں پیدا ہوئے[22] اور 197ھ کو 97 برس کی عمر میں وفات پائی[23]۔ مصر کے شیخ القراء، محقق اور عربیت کے ماہر تھے۔ اپنے علاقہ کے سردار تھے، علم کی خاطر اپنے علاقے کو چھوڑ کر، 155ھ میں مدینہ منورہ تشریف لائے، امام نافع سے کئی مرتبہ قرآن مجید ختم کیا، حتی کہ ایک مہینہ میں چار مرتبہ قرآن سنایا۔ مغرب، الجزائر، اندلس اور شمالی افریقہ میں روایت ورش رائج اور متداول ہے۔ روایت ورش کو مسلمانوں میں ہمیشہ مقبولیت حاصل رہی ہے ان کی روایت میں مصحف بھی مطبوع ہے، مجمع ملک فہد پرنٹنگ پریس سے بھی چھپ چکا ہے۔[24]

روایت حدیث میں مقام و مرتبہ:

امام ذہبی فرماتے ہیں: "وَكَانَ ثِقَةً فِي الحُرُوْفِ، حُجَّةً، وَأَمَّا الحَدِيْثُ، فَمَا رَأَينَا لَهُ شَيْئاً". یہ قراءت میں ثقہ اور حجۃ ہیں لیکن حدیث میں ہم نے ان سے کچھ روایت نہیں کیا۔[25]

مبحث دوم: عبد اللہ بن کثیر قاری مکہ (45-120ھ=665-738م)

نام و نسب عبد اللہ بن کثیر بن عمرو مکی کنانی، داری، عمرو بن علقمۃ کنانی کے غلام تھے، کنیت ابو معبد، فارسی الاصل ہیں، ان کی ولادت 45 ہجری میں مکہ مکرمہ میں اور وفات بھی یہیں 120ھ میں 75 سال کی عمر میں ہوئی۔[26]

علمی مقام و مرتبہ:

قراءت میں اہل مکہ کے امام اور قراء سبعہ میں سے ہیں، بڑے واعظ تھے۔ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: "لم یکن بمكة أحد أقرأ بمكة من حميد، وعبد الله بن كثير".[27] مکہ میں حمید بن قیس اور عبد اللہ بن کثیر سے بڑھ کر کوئی قاری نہیں۔

شیوخ مجاہد بن جبیر 104ھ، عبد اللہ بن زبیر 73 اور تلامذہ میں ایوب سختیانی 131ھ، لیث بن ابی سلیم 148ھ وغیرہ ہیں۔[28]

روایت حدیث میں مقام و مرتبہ:

امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ[29]، علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ثقہ کہا[30]۔ حافظ ابن حجر نے کہا: "القارئ، أحد الأئمة، صدوق"[31]۔ امام ذہبی فرماتے ہیں: "ثقة، فصيح، مُفَوَّهٌ، امام"۔ آپ ثقہ، فصیح اللسان، بلیغ اور امام ہیں۔[32]

حاصل کلام: آپ ثقہ راوی ہیں، کتب ستہ کے تمام آئمہ نے آپ سے روایت بیان کی ہے لیکن قلیل الروایت ہیں۔ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے دو معروف راوی جنھوں نے بالواسطہ آپ سے قراءت کو روایت کیا ہے، درج ذیل ہیں (1) امام بزی رحمۃ اللہ علیہ (2) امام قنبل

پہلا راوی: بزی (170ھ-243ھ=786-857م)

احمد بن محمد بن عبد اللہ بن ابی بزۃ، مخزومی، مکی، کنیت ابو الحسن ہے، ابو بزۃ کا نام یسار ہے جو عبد اللہ بن السّائب مخزومی کے غلام تھے، فارسی الأصل ہیں، بَزِیّ کے لقب سے مشہور ہیں جو ان کے جدِّ اعلی کی کنیت ابو بزّۃ کی طرف منسوب ہے، ولادت 170 ہجری کو مکہ مکرمہ میں ہوئی اور وفات بھی یہیں 250ھ کو 80 سال کی عمر میں ہوئی[33]۔ عبد اللہ بن کثیر مکی کے ایک راوی، مکہ کے کبار قراء میں سے ہیں اور چالیس سال تک مسجد حرام کے مؤذن رہے[34]۔ امام ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: أستاذ محقق ضابط متقن۔[35]

روایت حدیث میں مقام و مرتبہ:

امام ابو حاتم کہتے ہیں: "ضَعِيفُ الحدِيثِ، لاَ أُحَدِّثُ عَنْهُ"[36]۔ امام عُقیلی نے کہا: "مُنكَرُ الحَدِيثِ، يُوَصِلُ الأَحَادِيثَ"[37]۔ امام ذہبی کہتے ہیں: "إمام في القراءة ثبت فيها"[38] قراءت میں امام اور پختہ ہیں۔

خلاصہ کلام: یہ ہے کہ بزی حدیث میں ضعیف ہیں لیکن قراءت میں امام ہیں۔

دوسرا راوی: قنبل (195ھ-291ھ=810-904م)

محمد بن عبد الرحمن بن محمد مکی، مخزومیوں کے غلام، کنیت ابو عمر، لقب "قنبل" ہے، کیونکہ آپ ایک ایسے قبیلہ سے تھے جو قنابلہ کے نام سے معروف تھا، انکی ولادت 195 ہجری مکہ مکرمہ میں ہوئی اور یہیں 191ھ کو 96 سال کی عمر میں وفات پائی[39]۔ قراء سبعہ میں سے امام ابن کثیر کے راوی، حجاز کے شیخ القراء اور متقن امام تھے۔ امام ذہبی آپ کے بارے میں فرماتے ہیں: "إِمَامٌ فِي القُرَّاءِ، مَشْهُورٌ".[40]

مبحث سوم: ابو عمرو بن العلاء بصری (70ھ-154ھ=690-771م)

زبّان بن العلاء بن عمار بن العریان تمیمی مازنی بصری، کنیت ابو عمرو، ابو عمرو بصری کے نام سے ہی معروف ہیں، ولادت 68ھ یا 70ھ کو مکہ میں ہوئی، پرورش بصرہ میں ہوئی اور وفات کوفہ میں 154ھ میں ہوئی اس وقت انکی عمر 86 سال تھی۔[41]

علمی مقام و مرتبہ:

قراء سبعہ میں سے تیسرے امام ہیں، فصاحت و بلاغت، لغت و ادب کے ساتھ صدق و زہد، ثقاہت اور وسعت علمی میں معروف ہیں اور قراءت میں ان کا کامل مذہب ہے، جیسا کہ ابو بکر بن مجاہد نے فرمایا:

"وکان مقدما في عصره عالما بالقراءة ووجوهها قدوة في العلم باللغة إمام الناس في العربية وكان مع علمه باللغة وفقهه بالعربية متمسكا بالآثار لا يكاد يخالف في اختياره ما جاء عن الأئمة قبله متواضعا في علمه".[42]

مصر، صومالیہ، سوڈان اور حضرموت میں روایت دوری عن بصری رائج اور متداول ہے۔ مجمع ملک فہد میں بھی مطبوع ہے۔

قراء سبعہ میں سب سے زیادہ اساتذہ سے کسب فیض کیا، شیوخ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ 93ھ، نافع مولی بن عمر 117ھ، حسن بصری 110ھ، وغیرہ اور تلامذہ میں یحیٰ بن مبارک یزیدی 202ھ، حماد بن زید 179ھ شعبۃ بن حجاج 160ھ، وغیرہ شامل ہیں۔[43]

روایت حدیث میں مقام و مرتبہ:

امام ابو داود نے کتاب "القَدَر"، اور امام ابن ماجہ نے "التفسیر" میں آپ سے روایت کیا ہے۔[44] مسند احمد میں ایک روایت ہے۔ امام یحیٰ بن معین[45]، حافظ ابن حجر[46] نے ثقہ کہا ہے اور امام ابن حِبَّان نے ان کو کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے[47]۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: "لیس به بأس". اس میں کوئی حرج نہیں[48]۔ امام ذہبی فرماتے ہیں: "وكان أَبُو عمرو قليل الرواية للحديث، وهو حُجّة فِي القراءة صدوق، وفي العربية"[49]۔ "ابو عمرو حدیث میں قلیل الروایت ہیں، قراءت اور عربیت میں حجت ہیں، صدوق ہیں"۔

حاصل کلام: ائمہ رجال ان کی توثیق کرتے ہیں، حدیث میں بھی ثقہ ہیں لیکن قلیل الروایت ہیں۔

امام ابو عمرو بن العلا بصری رحمۃ اللہ علیہ کے دو معروف راوی درج ذیل ہیں: (1) امام دُوری رحمۃ اللہ علیہ (2) امام سُوسی رحمۃ اللہ علیہ

پہلا راوی: دُوری (246ھ=860م)

حفص بن عمر بن عبد العزیز بن صہیب ازدی دُوری ضریر اصغر (صاحب کسائی)، کنیت ابو عمر ہے۔ دُوری، دور کی طرف نسبت ہے[50]۔ 150ھ کے بعد پیدا ہوئے اور ۹۰ سال کی عمر میں ۲۴۶ھ میں وفات پائی[51]۔ قراء سبعہ میں سے امام ابو عمرو بصری اور امام کسائی دونوں کے راوی ہیں، شیخ القراءت، سبعہ اور شواذ تمام حروف کے ماہر، سب سے پہلے قراءت کو جمع کرنے والے، ثقہ ضابط متقن عالم، مفسر اور نحوی تھے جیسا کہ امام ذہبی فرماتے ہیں: "الإمام، العالم، الكبير، شيخ المقرئين، وجمع القراءات، وصنفها".[52]

تصانیف: آپ ہی نے سب سے پہلے قراءت کو جمع کیا اور اس میں تصانیف لکھیں، آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں:

ما اتفقت ألفاظه ومعانيه من القرآن ۔ قراءآت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ أجزاء القرآن.[53]

شیوخ میں یحیی یزیدی 202ھ، احمد بن حنبل 241ھ وغیرہ اور تلامذہ میں ابن ماجہ 273ھ وغیرہ شامل ہیں۔[54]

روایت حدیث میں مقام و مرتبہ:

امام ابن ماجہ نے آپ سے روایت کی ہے۔[55] اور امام ابو داود فرماتے ہیں: میں نے احمد بن حنبل کو دیکھا وہ ابو عمر دُوری سے لکھا کرتے تھے۔[56] امام ابو حاتم نے صدوق کہا ہے۔[57] امام ابن حِبَّان نے ان کو کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے[58]۔ امام دار قطنی کہتے ہیں: ضعیف۔[59]

امام ذہبی فرماتے ہیں: وقول الدارقطني : ضعيف، يريد في ضبط الآثار، أما في القراءات، فثبت إمام[60]۔ مراد یہ ہے کہ آثار کے ضبط کرنے میں ضعیف ہیں لیکن قراءت میں پختہ امام ہیں۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: لا بأس به۔[61]

حاصل کلام: حدیث میں حسن درجہ کے ہیں جیسا کہ امام ابو حاتم اور حافظ ابن حجر کے قول سے واضح ہے اور قراءت میں ثقہ ہیں۔

دوسرا راوی: سُوسی (173-261ھ=790-874م)

صالح بن زیاد بن عبد اللہ، سُوسی، رُسْتُبی، رِقِّیْ، کنیت ابو شعیب ہے، پیدائش 173ھ اور وفات 261ھ میں 90 سال کی عمر میں ہوئی۔[62] ابو عمر و بصری کے راوی، امام، مقری، محدث، رِقۃ کے شیخ عالم اور قاری تھے، انتہائی متبع سنت تھے۔

شیوخ میں یحیی یزیدی، سفیان بن عیینۃ اور تلامذہ میں امام نسائی 303ھ، ابو حاتم رازی ۲۷۷ھ وغیرہ شامل ہیں۔[63]

روایت حدیث میں مقام و مرتبہ: امام نسائی [64]، امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے ان سے حدیث روایت نقل کی ہے[65]۔ امام ابن حِبَّان نے ان کو کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے[66]۔ امام نسائی[67]، حافظ ابن حجر [68] اور امام ذہبی [69] نے ثقہ جبکہ امام ابو حاتم نے صدوق کہا ہے۔[70]

حاصل کلام: آپ حدیث و قراءات دونوں میں ثقہ ہیں۔

مبحث چہارم:

عبد اللہ بن عامر شامی (21ھ-118ھ=630-736م)

آپ کا نام و نسب عبد اللہ بن عامر بن یزید بن تمیم یحصبی شامی ہے، کنیت ابو عمران ہے، عربی النسل ہیں، حمیر قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کی ولادت ۲۱ھ کو شمالی اردن میں ہوئی، اور وفات محرم 118ھ میں 97 سال کی عمر میں ہوئی۔[71]

علمی مقام و مرتبہ:

امام کبیر، تابعی جلیل، عالم، قاضی اور قراء سبعہ میں سے چوتھے امام ہیں، اہل شام کے شیخ القراء ہیں، ولید بن عبد الملک کے زمانے میں ابو ادریس خولانی کے بعد دمشق میں قضا (چیف جسٹس) کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔

امام ذہبی نے کہا: "امام الشامين في القراءة". شامی لوگوں کے قرأت میں امام ہیں۔[72]

صحابہ میں سے واثلۃ بن اسقع 85ھ، معاویۃ 60ھ، نعمان بن بشیر 65ھ رضی اللہ عنہم وغیرہ اور مغیرہ بن ابی شہاب تابعی سے کسب فیض کیا[73]

روایت حدیث میں مقام و مرتبہ: امام مسلم اور امام ترمذی نے ان سے روایت کی ہے۔[74] امام عجلی [75]، امام نسائی [76]، حافظ ابن حجر [77] اور امام ذہبی [78] نے ثقہ کہا ہے۔ امام ابن حِبَّان نے ان کو کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے۔[79]

حاصل کلام: آپ حدیث میں ثقہ ہیں لیکن قلیل الروایہ ہیں۔ جیسا کہ محمد بن سعدؒ نے کہا: کان قلیل الحدیث۔[80]

امام عبد اللہ بن عامر شامی رحمۃ اللہ علیہ کے دو معروف راوی درج ذیل ہیں: (1) امام ہشام رحمۃ اللہ علیہ (2) امام ابن ذکوان رحمۃ اللہ علیہ

پہلا راوی: ہشام (153-245ھ=770-859م)

ہشام بن عمار بن نصیر بن میسرۃ، سُلمی، دمشقی، کنیت ابو الولید، 153ھ کو پیدا ہوئے۔ 245ھ میں 89 سال کی عمر میں وفات پائی۔[81]

حافظ و مقری، مفتی و محدّث، علامہ، جامع مسجد اموی دمشق کے خطیب، عظیم المرتبت، فصیح اللسان، وسیع الروایہ ہیں۔

تصانیف: آپ کی تصانیف میں فضائل القرآن شامل ہے[82]۔ شیوخ میں مالک بن انس 179ھ، سفیان بن عیینۃ 198ھ وغیرہ شامل ہیں[83]

روایت حدیث میں مقام و مرتبہ:

امام مسلم کے علاوہ کتب ستہ کے تمام مصنفین نے آپ سے روایت نقل کی ہے[84]۔ امام یحیی بن معین [85]، امام عجلی [86] نے ثقہ جبکہ امام ابو حاتم[87]، امام دارقُطنی [88] اور امام ذہبی [89] نے صدوق قرار دیا ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: لا بأس به.[90]۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق مقرىء كبر فصار يتلقن، فحديثه القديم أصح۔[91]

حاصل کلام: آخر عمر میں حافظہ کی کمزوری کے باعث تلقین کو قبول کرتے، حافظ ابن حجر اور امام ذہبی نے اسی لیے صدوق کہا ہے۔

دوسرا راوی: ابن ذکوان (173-242ھ=789-857م)

نام و نسب عبد اللہ بن احمد بن بشر یا بشیر بن ذکوان، قرشی، فہری دمشقی، کنیت ابو عمرو، 173ھ کو پیدا ہوئے اور 242ھ میں 70 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔[92] عبد اللہ بن عامر شامی کے ایک راوی، شام کے شیخ القراء اور جامع مسجد دمشق کے امام تھے۔

مؤلفات: كتاب أقسام القرآن وجوابها، ما يجب على قارئ القرآن عند حركة لسانه۔[93]

شیوخ میں وکیع بن الجراح 196ھ، ولید بن مسلم 194ھ وغیرہ اور تلامذہ میں ابو داود، ابن ماجۃ وغیرہ شامل ہیں۔[94]

روایت حدیث میں مقام و مرتبہ:

امام ابو داود، ابن ماجہ نے اپنی "سنن" [95] میں آپ سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبّان نے ان کو کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے[96]۔ امام ابو حاتم[97] اور حافظ ابن حجر [98] نے صدوق قرار دیا ہے، ابن حجر مزید فرماتے ہیں: متقدم في القراءة۔

حاصل کلام: حدیث میں صدوق درجہ کے ہیں۔

مبحث پنجم: عاصم بن ابی النجود الکوفی (127ھ=745م)

عاصم بن بہدلہ (ابو النَّجود، نون کے زبر کے ساتھ) اسدی کوفی، بہدلہ آپ کے والد کا نام ہے، کنیت ابو بکر، اسدیوں کے آزاد کردہ غلام تھے، اس لئے ان کو اسدی کہا جاتا ہے، معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں پیدا ہوئے۔ 127ھ میں وفات ہوئی۔[99]

علمی مقام و مرتبہ: امام کبیر، مقرئ زماں، کوفہ کے شیخ القراء، قراء سبعہ کے پانچویں امام، اپنے زمانے میں فصاحت اور اتقان میں معروف تھے۔ اساتذہ میں ابو عبد الرحمن سلمی 70ھ، زر بن حبیش 81ھ، عکرمۃ، وغیرہ اور تلامذہ میں اعمش، سفیانان اور حمادان وغیرہ شامل ہیں۔[100]

روایت حدیث میں مقام ومرتبہ:

کتب ستہ کے تمام مؤلفین نے آپ کی احادیث کو ذکر کیا ہے۔[101] لیکن امام بخاری اور مسلم نے متابعت میں ذکر کی ہیں[102]۔امام دارقطنی نے کہا: في حفظه شيء۔[103] "ان کے حافظے میں کچھ (خرابی) تھی"۔اس کی توضیح میں امام ذہبی فرماتے ہیں: يعني: للحديث لا للحروف[104]۔امام احمد بن حنبل[105] امام ابن معین[106]، امام عجلی[107]، امام ابوزرعہ[108] وغیرہ نے ثقہ کہا ہے۔حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق له أوهام، حجة في القراءة[109]۔امام ذہبی فرماتے ہیں: كَانَ عَاصِمٌ ثَبْتاً فِي القِرَاءةِ، صَدُوْقاً فِي الحَدِيْثِ.[110]

حاصل کلام: حدیث میں آپ صدوق درجہ کے رواۃ ہیں اس لیے آپ کی احادیث حسن درجہ کی ہیں اور قراءۃ میں امام ہیں۔امام عاصم بن بہدلہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو معروف راوی درج ذیل ہیں: (1) امام ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ (2) امام حفص رحمۃ اللہ علیہ

پہلا راوی: ابو بکر بن عیاش (95-193ھ=714-809م)

ابو بکر بن عیاش بن سالم اسدی نہشلی کوفی حناط، واصل بن حیان کے غلام تھے، آپ کے نام میں تیرہ (13) اقوال ہیں، صحیح شعبہ ہے۔حناط حنطۃ سے ہے کیونکہ آپ گندم کا کاروبار کرتے تھے۔پیدائش 95ھ اور وفات 193ھ میں 96 سال کی عمر میں ہوئی۔[111]

عالم، مقرئ، فقیہ، محدث، شیخ الاسلام، کثیر الروایہ، کبار اتباع التابعین میں شمار ہوتے ہیں، امام عاصم کے ایک راوی ہیں۔[112]

شیوخ امام عاصم، حمید الطویل وغیرہ اور تلامذہ کسائی، سفیان ثوری، احمد بن حنبل، یحیی بن معین اور خلق کثیر ہے۔[113]

روایت حدیث میں مقام ومرتبہ:

آپ سے امام بخاری، مسلم نے مقدمہ میں، ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ روایت نقل کی ہے۔[114] اور امام احمد نے مسند میں۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ثقہ ہیں بعض اوقات غلطیاں کرتے ہیں[115]۔امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: رجل صدوق ولكنه ليس بمستقيم الحديث[116]۔امام بخاری فرماتے ہیں: أن أبا بكر بن عياش اختلط بأخرة[117]۔حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ثقة عابد إلا أنه لما كبر ساء حفظه وكتابه صحيح[118]۔امام ذہبی فرماتے ہیں: أحد الائمة الاعلام. صدوق ثبت في القراءة، لكنه في الحديث يغلط ويهم۔[119] "ایک ممتاز امام، صدوق قراءت میں پختہ لیکن حدیث میں غلطیوں اور وہم کا شکار ہیں، صالح الحدیث ہیں۔"

خلاصہ کلام: آخر عمر میں وہم واختلاط ہو گیا تھا جس کی وجہ سے غلطیاں اور خطائیں زیادہ ہو گئیں اس وجہ سے انہیں صدوق کہا گیا ہے

دوسرا راوی: حفص بن سلیمان (90-180ھ=709-796م)

حفص بن سلیمان بن مغیرہ، اسدی کوفی غاضری بزاز، ابو عمر، حفیص کے نام سے بھی معروف ہیں، اتباع تابعین میں سے ہیں۔90ھ میں پیدا ہوئے اور 180ھ میں 90 سال کی عمر میں وفات پائی۔[120]

امام، حجت، مقری کوفہ، امام عاصم کی قراءت کے ماہر متقن، ثقہ راوی ہیں، تمام دنیا میں ان کی روایت مشہور ومعروف ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو شرف قبولیت سے نوازا، آجکل دنیا کی 99٪ فی صد آبادی ان ہی کی روایت میں قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہے۔شیوخ میں امام عاصم، سماک بن حرب، ایوب وغیرہ اور تلامذہ میں حفص بن غیاث 194ھ، ہشام بن عمار 245ھ وغیرہ شامل ہیں۔[121]

روایت حدیث میں مقام ومرتبہ:

امام ترمذی، امام ابن ماجہ نے سنن میں اور امام نسائی نے مسند علی میں آپ سے روایت نقل کی ہے۔[122] اور امام احمد نے مسند میں۔ امام احمد بن حنبل [123]، امام مسلم [124]، امام نسائی [125] اور امام ابو حاتم[126] نے متروک الحدیث قرار دیا ہے۔یحیی بن معین فرماتے ہیں: لیس بثقة۔[127] امام بخاری فرماتے ہیں: ترکوہ[128]۔حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: متروك الحديث مع إمامته في القراءة[129]۔امام ذہبی فرماتے ہیں: وكان ثبتا في القراءة واهيا في الحديث، وإلا فهو في نفسه صادق۔[130]

خلاصہ کلام: تمام آئمہ جرح وتعدیل کا حدیث کے میدان میں آپ کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے جبکہ قراءت میں ثقہ امام گردانا گیاہے، حدیث میں ضعف کی وجہ ضبط کی کمی ہے۔

مبحث ششم: ابو عمارہ حمزہ کوفی (80-156ھ=700-773م)

حمزہ بن حبیب بن عمارۃ، زیات تمیمی کوفی، عکرمہ بن ربعی تیمی کے آزاد کردہ تھے، کنیت ابو عمارہ اور لقب زیات ہے، زیت تیل کو کہتے ہیں کیونکہ یہ تیل کا کاروبار کرتے تھے۔ آپ کی ولادت 80ھ میں اور وفات 156ھ میں 78 سال کی عمر میں ہوئی۔[131]

علمی مقام ومرتبہ:

امام العلم، حافظ الحجۃ، شیخ القراء، قراءت، حدیث، فرائض کے عالم، قراء سبعہ میں سے چھٹے امام، عابد زاہد نہایت پرہیز گار اور فارسی الاصل تھے۔ کبار اتباع التابعین کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ امام ذہبی فرماتے ہیں: وكان إماما قيما لكتاب الله قانتا لله ثخين الورع رفيع الذكر عالما بالحديث، والفرائض. أصله فارسي.[132]

تصانیف: کتاب القراءت اور کتاب الفرائض[133]

شیوخ اعمش، منصور بن معتمر، ابو اسحاق سبیعی، وغیرہ اور تلامذہ سفیان ثوری، عبد اللہ بن مبارک 181ھ وغیرہ ہیں۔[134]

روایت حدیث میں مقام ومرتبہ:

امام مسلم، ابو داود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے آپ سے روایت کی ہے۔[135] امام ابن حِبّان نے ان کو کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے[136]۔ امام احمد بن حنبل[137]، امام یحیی بن معین[138]، ابن شاہین[139] اور عجلی[140] نے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی نے کہا: ليس به بأس۔[141] امام ابن سعد نے کہا: "كان رجلا صالحا عنده أحاديث، وكان صدوقا صاحب سنة"[142]۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق زاهد ربما وهم[143]۔ امام ذہبی فرماتے ہیں: وحديثه لا ينحط عن رتبة الحسن، وكان من الأئمة العاملين۔[144]

خلاصہ کلام: آپ صدوق درجہ کے رواۃ میں سے ہیں اور قراءت میں امام ہیں۔

امام حمزہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو معروف راوی درج ذیل ہیں: (1) امام خلف بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ (2) امام خلاد رحمۃ اللہ علیہ

پہلا راوی: خلف بن ہشام (150-229ھ=767-844م)

خلف بن ہشام بن ثعلب بزار بغدادی اسدی اور کنیت ابو محمد ہے، ولادت 150ھ اور وفات بغداد میں 229ھ میں 80 سال کی

عمر میں ہوئی۔[145] امام، حافظ، حجت، شیخ الاسلام، مقری، قراء عشرہ کے امام اور قراء سبعہ میں سے امام حمزہ کے راوی ہیں۔

شیوخ سلیم بن عیسی، یحیی بن آدم، مالک بن انس وغیرہ اور تلامذہ احمد بن یزید حلوانی، احمد بن حنبل، امام مسلم وغیرہ ہیں۔[146]

مصنفات: کتاب القراءات[147]۔ فضائل القرآن۔[148]

روایت حدیث میں مقام و مرتبہ:

آپ سے امام مسلم اور امام ابو داود نے روایت کی ہے۔[149] مسند احمد میں بھی ان کی سترہ 17 مرویات ہیں۔ امام احمد بن حنبل[150]، امام یحیی بن معین اور امام نسائی نے ثقہ قرار دیا ہے[151]۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ثقۃ، له اختیار في القراءات۔[152]

حاصل کلام یہ کہ آپ حدیث و قراءت دونوں میں ثقہ ہیں اور قراءات سبعہ میں امام حمزہ کے راوی اور قراءات عشرہ میں امام ہیں۔

دوسرا راوی: خلاد بن خالد (220ھ=835م)

نام و نسب خلاد بن خالد یا خلاد بن خلید صیرفی کوفی، کنیت ابو عیسی اور ابو عبد اللہ ہے۔ کوفہ میں 220ھ کو وفات پائی[153]۔

مقری قراءۃ میں امام، ثقہ، عارف، محقق استاذ، امام حمزہ کے ایک راوی ہیں جیسا کہ امام ابن الجزری فرماتے ہیں: إمام في القراءة ثقة عارف محقق أستاذ[154]

روایت حدیث میں مقام و مرتبہ:

کتب ستہ اور مسند احمد میں ان سے کوئی روایت نہیں، امام ابو حاتم نے صدوق قرار دیا ہے۔[155]

حاصل کلام: آپ بھی صدوق درجہ کے راوی ہیں۔

مبحث ہفتم: علی بن حمزہ کسائی کوفی (۱۱۹-189ھ=805م)

علی بن حمزہ بن عبد اللہ بن قیس اسدی کوفی، کنیت ابو الحسن اور لقب کسائی ہے، انہوں نے اپنی چادر کو ہی احرام بنا لیا تھا، فارسی الاصل تھے۔ پیدائش کوفہ میں 119ھ اور وفات ۱۸۹ھ ۷۰ سال کی عمر میں ہوئی۔[156]

علمی مقام و مرتبہ: عربیت، لغت، نحو، تجوید و قراءت اور قراء سبعہ کے ساتویں اور آخری امام شمار ہوتے ہیں۔ امام ذہبی فرماتے ہیں: وإليه انتهت الإمامة في القراءة والعربية[157]۔

شیوخ میں امام حمزہ، اعمش، خلیل بن احمد، سفیان بن عیینہ وغیرہ اور تلامذہ میں ابو عمر دُوری، خلف بن ہشام وغیرہ شامل ہیں۔[158]

تصانیف: آپ کی بہت سی تصانیف میں سے چند درج ذیل ہیں:

معانی القرآن، کتاب القراآت، النوادر الکبیر، المختصر فی النحو، مقطوع القرآن و موصولہ وغیرہ[159]

روایت حدیث میں مقام و مرتبہ:

کتب ستہ اور مسند احمد میں آپ کی کوئی روایت نہیں۔ امام ابن حِبَّان نے ان کو کتاب الثقات میں مستقیم الحدیث کہا ہے۔[160]

امام علی بن حمزہ کسائی رحمۃ اللہ علیہ کے دو معروف راوی درج ذیل ہیں: (1) امام لیث رحمۃ اللہ علیہ (2) امام دوری رحمۃ اللہ علیہ

پہلا راوی: لیث بن خالد (240ھ)

آپ کا نام و نسب لیث بن خالد بغدادی مروزی، کنیت ابو الحارث ہے۔ وفات 240ھ کو ہوئی [161]۔ بغداد کے بڑے مقرئین میں سے ہیں، امام کسائی کے تمام تلامذہ میں سے ادا میں مقدم ہیں۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: وتصدَّرَ للإقراء، وحمل النّاس عَنْهُ. وكان ثقةً ثَبْتًا فيما ينقله۔ [162]

دوسرا راوی: حفص بن عمر دوری، یہ امام ابو عمرو بصری اور امام کسائی کے بھی شاگرد رشید ہیں اور ان دونوں آئمہ کی قراءت کو الگ الگ روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تیسری مبحث میں امام ابو عمرو بصری کے رواۃ میں گزر چکا ہے۔

نتائج:

احرف سبعہ اور قراءت سبعہ دونوں میں فرق ہے، قراءت سبعہ احرف سبعہ کا ایک حصہ ہے۔

قراء سبعہ کا حدیث کے بیان کرنے، اس کی خدمت میں کتنا حصہ ہے، اس کو ہم تین درجوں میں تقسیم کرسکتے ہیں:

مکثرین، مقلین، معدوم۔

آئمہ قراءات:

مکثرین:	مقلین:	معدوم:
امام عاصم بن ابی النجود کوفی=374	امام نافع مدنی=1	امام علی بن حمزہ کسائی کوفی
	امام ابن کثیر مکی=17	
	امام ابو عمرو بصری=1	
	امام عبد اللہ بن عامر شامی=6	
	امام حمزہ کوفی=14	

رواۃ:

مکثرین:	مقلین:	معدوم:
ہشام بن عمار، کتب ستہ=441	قالون=1	ورش عثمان بن سعید
ابو بکر بن عیاش=277	دُوری حفص بن عمر=7	بزی
خلف بن ہشام=142	صالِح بن زِیَاد السوسی=2	قنبل
	ابن ذکوان=11	لیث بن خالد
	حفص=16	
	خلاد=2	

قراء کے بارے میں یہ خیال غلط ہے کہ تمام قراء حدیث میں ضعیف ہیں ایسا نہیں ہے بلکہ یہ آئمہ قراءت جرح و تعدیل کے اعتبار سے مختلف درجہ پر فائز ہیں، درجات کے اعتبار سے ہم ان کو تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں: ثقہ، صدوق، ضعیف

آئمہ قراءات:

ثقہ:	صدوق:	ضعیف:
امام ابن کثیر مکی	امام نافع مدنی	-
امام ابو عمرو بصری	امام عاصم بن ابی النجود کوفی	-
امام عبد اللہ بن عامر شامی	امام حمزہ کوفی	-
	امام علی بن حمزہ کسائی کوفی	-

رُواۃ:

ثقہ:	صدوق:	ضعیف:
سوسی صالح بن زیاد	ہشام بن عمار	بزی احمد بن محمد
خلف بن ہشام	ابن ذکوان	حفص بن سلیمان
	ابو بکر بن عیاش	
	خلاد	

قراء سبعہ حفظ، ضبط اور اتقان، زہد و ورع میں ممتاز تھے یقیناً حدیث میں یہ اس طرح پختہ نہیں جس طرح کہ حفظ قرآن میں تھے اس کا سبب ان کا اس میدان میں زیادہ مشغولیت تھا لیکن علم حدیث میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ آئمہ قراءت میں سے کوئی بھی ضعیف نہیں ان کے راویوں میں سے صرف دو راوی ضعیف ہیں، اس سے ان کی دینی و علمی ثقاہت کا اندازہ ہوتا ہے اور اس شبہ کا بھی ازالہ ہوتا ہے کے تمام قراء ضعیف ہیں۔ ان دو ضعفاء میں سے ایک یعنی حفص بن سلیمان سے بھی باوجود ان کے ضعف کے امام ترمذی، امام ابن ماجہ نے سنن اور امام احمد بن حنبل نے مسند میں ان سے روایت نقل کی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ ضعف کے کم درجہ پر فائز ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ بلکل روایت ہی نہ لی جائے۔

آئمہ قراءات کی مرویات سے فقہ کے ہر باب سے استفادہ و استدلال کیا گیا ہے، خاص طور پر مکثرین یعنی کثرت سے روایت کرنے والوں کی مرویات۔

کتب ستہ اور مسند احمد بن حنبل کے حوالہ سے قراء سبعہ کی مرویات کی تعداد کتنی ہے اس کو مندرجہ ذیل آئمہ قراء سبعہ اور رُواۃ کی مرویات کی تعداد کے نام سے دو جدول کے ذریعہ ظاہر کیا گیا ہے۔

آئمہ قراء سبعہ کی مرویات کی تعداد

کتب	نافع مدنی	عبداللہ بن کثیر مکی	ابو عمرو بن العلاء بصری	عبداللہ بن عامر شامی	عاصم بن ابی النجود کوفی	حمزہ بن حبیب کوفی	علی بن حمزہ کسائی کوفی
صحیح بخاری	-	4	-	-	4	-	-
صحیح مسلم	-	2	-	1	1	1	-
سنن ابی داود	-	2	-	-	19	3	-
سنن ترمذی	-	1	-	1	33	4	-
سنن نسائی	-	1	-	-	29		-
سنن ابن ماجہ	-	1	-	-	29	2	-
مسند احمد	1	6	1	5	259	4	-
کل مرویات	1	17	1	6	374	14	-

رُواۃ کی مرویات کی تعداد

کتب	قالون	ورش	قنبل	بزی	دوری	سوسی	ہشام	ابن ذکوان	شعبہ	حفص	خلف	خلاد	ابو الحارث
صحیح بخاری	-	-	-	-	-	-	5	-	20	-	-	-	-
صحیح مسلم	-	-	-	-	-	-	-	-	1	-	30	-	-
سنن ابی داود	-	-	-	-	-	-	18	1	15	-	4	-	-
سنن ترمذی	-	-	-	-	-	-	1	-	36	1	-	-	-
سنن نسائی	-	-	-	-	-	-	13	-	18	-	-	-	-
سنن ابن ماجہ	-	-	-	-	4	-	329	6	36	2	-	-	-
مسند احمد	-	-	-	-	-	-	-	-	121	3	17	-	-
کل مرویات	-	-	-	-	4	-	366	7	247	6	51	-	-

تحقیق سے ظاہر ہوا کہ کوفہ اور شام کے قراء کی مرویات زیادہ ہیں اس کا سبب، یہ دار الخلافہ تھے، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں شام اور علی رضی اللہ عنہ کے دور سے کوفہ کو خوب عروج حاصل ہوا، اہل علم کا مرکز بنے، علم کے حصول کے زیادہ مواقع میسر آئے، اسی لیے امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کتنی مرتبہ کوفہ اور بغداد آیا۔"وَلاَ أُحْصِي كم دَخَلْتُ الكُوفَةَ وَبَغْدَادَ مَعَ مُحَدِّثِي خُرَاسَانَ"[163]۔انہی اثرات کے نتیجہ میں پوری دنیا کی فضا ان کے علم سے معطر ہے۔ محدثین کرام ہوں یا فقہاء عظام، قراء ہوں یا صوفیا، ہر ایک کا علمی لحاظ سے کوفہ و

بغداد سے تعلق ضرور رہا ہے۔ بڑے بڑے قراء، محدثین اور فقہاء یہیں پیدا ہوئے۔ اسی لیے قراء سبعہ میں سے تین آئمہ قراءات کا تعلق کوفہ سے ہے، قراءات میں امام عاصم اور ان کے ایک راوی حفص کا تعلق بھی اسی کوفہ سے ہے، حدیث میں بھی امام عاصم، امام حمزہ، شعبہ، خلف وغیرہ کوفی ہیں۔ اور ان سے مرویات کی تعداد بھی زیادہ ہے۔ اگرچہ اثبت البلاد فی الحدیث الصحیح کے حوالے سے علماء کا عمومی حکم اس کے برعکس ہے، علماء کی کیا رائے ہے اس بارے میں خطیب بغدادی فرماتے ہیں: "أصح طرق السنن ما يرويه أهل الحرمين مكة والمدينة فإن التدليس فيهم قليل والاشتهار بالكذب ووضع الحديث عندهم عزيز".[164]

احادیث کی روایت میں سب سے صحیح طرق اہل حرمین، مکہ و مدینہ کے ہیں کیونکہ ان کے ہاں تدلیس، جھوٹ اور وضع حدیث نادر الوجود ہیں، اہل یمن کی روایات بھی اچھی ہیں، ان کے طرق صحیح ہیں لیکن بہت کم ہیں اور ان کی بنیاد اہل حجاز کی روایت پر ہے۔ اہل بصرہ کی بھی بہت واضح اور صحیح روایات ہیں جو دوسروں کے ہاں نہیں پائی جاتیں۔ اسی طرح اہل کوفہ کے ہاں کثرت سے روایات موجود ہیں تاہم ان کی روایات میں قیل و قال کا بہت امکان ہے اور یہ علت سے بہت کم پاک ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی رائے کیا ہے فرماتے ہیں:

"اتفق أهل العلم بالحديث على أن أصح الأحاديث ما رواه أهل المدينة ثم أهل البصرة ثم أهل الشام".[165]

اگرچہ یہ عمومی حکم تمام علاقوں کی نسبت سے ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہ لیا جائے کہ اہل کوفہ کی روایات کلی و مطلقاً طور پر مردود ہیں یا ضعیف ہیں بلکہ یہ بات پیش نظر رہے کہ سب سے زیادہ فتنوں نے یہیں سر اٹھایا ورنہ ثقہ و متقن اہل علم کی ایک کثیر تعداد یہاں موجود رہی ہے جیسے کہ امام بخاری کا قول اس حوالہ سے پیش کیا گیا ہے۔

سفارشات

برصغیر پاک و ہند میں متنوع قراءات قرآنیہ کو بطور نصاب پڑھانے سے صرف نظر کیا گیا ہے اس طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے حالانکہ قراءات قرآنیہ تفسیر قرآن، استنباط احکام، عقائد کی توضیح و نکھار میں نہایت ممد و معاون ہیں۔ اعجاز قرآن کا ایک عمدہ پہلو ہے اور سب سے بڑھ کر قرآن کریم کا نطق اور کیفیت ادا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہے، سے معرفت حاصل ہوتی ہے۔

قراء سبعہ کی مرویات ابھی چند کتب حدیث سے جمع کی گئی ہیں، ابھی باقی کتب کے حوالہ سے بہت سا کام باقی ہے جس کے کرنے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر مصنفات، معاجم اور بقیہ سنن اور مسانید میں ان کی مرویات کی کثیر تعداد موجود ہے۔

ان قراء کی روایات کو فقہی ترتیب سے بھی جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ جس پر کام ابھی باقی ہے۔

حوالہ جات

1. محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف، ابو الخیر، شمس الدین، دمشقی، ابن الجزری کے لقب سے مشہور ہیں اپنے زمانے میں شیخ القراء اور حفاظ حدیث میں سے ہیں، قراءات میں بہت سی مفید کتب تالیف کیں ان میں "الدرۃ"، "طیبۃ النشر"، "منجد المقرئین" اور "غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء" اس کے علاوہ وظائف و اذکار میں "حصن حصین" بہت ہی معروف کتاب ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: سخاوی، محمد بن عبد الرحمن: م: 902ھ، الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، منشورات دار مکتبۃ الحیاۃ، بیروت، ج2، ص193

2. ابن الجزری، محمد بن محمد بن یوسف، ابوالخیر، مَتْنُ «طَيِّبَةِ النَّشْرِ» فِي الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ، محقق: محمد تمیم الزعبی، دار الہدی، جدۃ، طبع: اول، 1994م: ص32

3. احمد بن موسی بن عباس بن مجاہد ابو بکر تمیمی بغدادی324ھ آپ ہی نے سب سے پہلے ان سات قراء کا انتخاب کیا تھا جن کو قراء سبعہ کہا جاتا ہے ان قراء کی قراءت کو "السبعہ" نامی کتاب میں جمع کیا۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: ذہبی، سیر اعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالۃ، طبع: سوم، 1985م، ج15، ص272

4. ابن الجزری، محمد بن محمد بن یوسف، ابوالخیر (م:833ھ)، غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء، ناشر: مکتبۃ ابن تیمیۃ، طبع: اول، 1351ھ، ج1، ص139

5. عثمان بن سعید بن عثمان بن عمر ابو عمرو الدانی (م:444ھ) امام حافظ مجود مقری عالم اندلس، قراءت میں "التیسیر" اور "جامع البیان" تصنیف کیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج18، ص77

6. القاسم بن فِیرُّہ بن خلف بن احمد رُعینی، ابو محمد شاطبی (538ھ-590ھ) قراءت میں امام، حدیث، تفسیر اور لغت کے بھی عالم ہیں۔ قراءت میں حجت ہیں، نابینا تھے لیکن اللہ تعالی نے انہیں بہت بڑے فضل سے نوازا، ان کی کتب کو ایسی قبولیت عطا فرمائی کہ اب کوئی بھی شخص ان کی کتب پڑھے بغیر قراءت نہیں سیکھ سکتا، ان کی کتب شامل نصاب ہیں، سبعہ میں "حرز الأماني ووجہ التھاني" (شاطبیہ) 1178 اشعار پر مشتمل قصیدہ لامیہ، اسی طرح علم رسم میں قصیدہ رائیہ "عقیلۃ أتراب القصائد في أسنى المقاصد"، اور علم عدد الآیات میں "ناظمۃ الزہر" تحریر کی اور یہ تینوں کتابیں شامل نصاب ہیں، امام ابن عبد البر کی مشہور کتاب "التمہید" کو پانچ صد اشعار میں قصیدہ دالیہ کے نام سے ملخص کیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء، ج2، ص20

7. ابن مجاہد، احمد بن موسی بن عباس تمیمی بغدادی، ابو بکر (م:324ھ) کتاب السبعۃ فی القراءات، محقق: شوقی ضیف، دار المعارف، مصر، طبع: دوم، 1400ھ، ص53، بخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ (م:256ھ)، التاریخ الکبیر، طبع: دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدر آباد، الدکن، ج8، ص87 / ابن الجزری، محمد بن محمد بن یوسف، ابوالخیر (م:833ھ)، غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء، ناشر: مکتبۃ ابن تیمیۃ، طبع: اول، 1351ھ، ج2، ص330 / ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، ابوعبداللہ (م:748ھ)، معرفۃ القراء الکبار علی الطبقات والأعصار، محقق: د. طیار آلتی قولاچ، ناشر: دار عالم الکتب، طبع: اول، 2003م، ج1، ص241

8. معرفۃ القراء الکبار، ج1، ص242 / سیر اعلام النبلاء: 7 / 337 غایۃ النہایۃ، ج2، ص323

9. ابن مجاہد، کتاب السبعۃ فی القراءات: ص53 تا63 مقدمات فی علم القراءات، ص84 / تہذیب الکمال، ج29، ص281

10. ابن ابی حاتم، عبد الرحمن بن محمد، رازی، ابو محمد (م:327ھ) الجرح والتعدیل ناشر: دار احیاء التراث العربی، بیروت طبع: اول، 1952م، ج8، ص456

11. ابن عدی، جرجانی، ابواحمد (م:365ھ) الکامل فی ضعفاء الرجال، محقق: عادل احمد وغیرہ، الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، طبع: اول، 1997م، ج8، ص310

12. یحیی بن معین، ابوزکریا (م:233ھ) تاریخ ابن معین (روایۃ الدوری) محقق: د. احمد محمد نور، ناشر: مرکز البحث العلمی، مکۃ المکرمۃ، طبع: اول، 1979، ج3، ص181

13. مدینی، علی بن عبد اللہ، ابوالحسن، سؤالات محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ لعلی بن المدینی، محقق، موفق عبد اللہ عبد القادر، مکتبۃ المعارف، ریاض، ط:1، 1404ھ، ص141

14. تہذیب الکمال، ج29، ص282

15. ابن ابی حاتم، الجرح والتعدیل، ج8، ص457

16. ابن حجر، احمد بن علی، عسقلانی (م:852ھ) تقریب التہذیب، ناشر: دار المعرفۃ بیروت لبنان، طبع سوئم، 2001م، ج2، ص301

17. سیر اعلام النبلاء: ۷/ 338

18. الجرح والتعدیل: 6 / 290، ذہبی میزان الاعتدال فی نقد الرجال: تحقیق: علی محمد البجاوی، ناشر: دار المعرفۃ، بیروت، طبع: اول، 1963م: ۳/ ۳۲۷، ابن حجر، احمد بن علی عسقلانی، (م:852ھ)، لسان المیزان، محقق: عبد الفتاح ابوغدۃ، ناشر: دار البشائر الإسلامیۃ، طبع: اول، 2002م، ج6، ص286

19. ابن حبان، الثقات، ج8، ص493 / سیر اعلام النبلاء: 10 / 327، غایۃ النہایۃ: 1 / 615، معرفۃ القراء الکبار، ج1، ص326

20. میزان الاعتدال، ج3، ص327

21. ورش کسی چیز کی سفید رنگت کو کہتے ہیں خاص طور پر دودھ سے تیار شدہ اشیاء کو کہا جاتا ہے۔ وحید الزماں، کیرانوی، القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات، ص1837

22. الجرح والتعدیل:6 / 153، ابن حبان، الثقات:8 / 452، سیر اعلام النبلاء:9 / 295، معرفۃ القراء الکبار:1 / 323، غایۃ النہایۃ، ج1، ص502

23. ابن قنفذ، احمد بن حسن، ابو العباس (م:810ھ) الو فیات، محقق: عادل نویہض، ناشر: دار الآفاق الجدیدۃ، بیروت، طبع: چہارم، 1983م: ص154

24. غایۃ النہایۃ، ج1، ص502 /، الجرح والتعدیل:6 / 153، سیر اعلام النبلاء، ج9، ص295

25. سیر اعلام النبلاء، ج9، ص296

26. کتاب السبعۃ فی القراءات: ص:۵۳، الجرح والتعدیل، ج5، ص144، ابن سعد، محمد، ابو عبد اللہ (م:230ھ)، الطبقات الکبریٰ، محقق: احسان عباس، ناشر: دار صادر، بیروت، طبع: اول، 1968م، ج5، ص484 / و فیات الأعیان، ج3، ص41 / الوافی بالو فیات، ج17، ص221

27. نوری، سید ابو المعاطی وغیرہ، موسوعۃ اقوال الإمام احمد بن حنبل فی رجال الحدیث وعللہ، دار النشر: عالم الکتب، طبع: اول، 1997م، ج2، ص276

28. ابن مجاہد، کتاب السبعۃ فی القراءات: ص53 / تہذیب الکمال، ج15، ص469 / سیر اعلام النبلاء، ج5، ص318 / بخاری، التاریخ الکبیر، ج5، ص181 / غایۃ النہایۃ، ج1، ص443

29. تہذیب التہذیب، ج5، ص368

30. تہذیب الکمال، ج15، ص469 / سیر اعلام النبلاء، ج5، ص319

31. تقریب التہذیب، ج1، ص416

32. ذہبی، الکاشف فی معرفۃ من لہ روایۃ فی الکتب الستۃ، محقق: محمد عوامۃ احمد، ناشر: دار القبلۃ للثقافۃ الإسلامیۃ، جدۃ، طبع: اول، 1992م، ج1، ص587

33. الجرح والتعدیل، ج2، ص71 / میزان الاعتدال، ج1، ص144 / ابن العماد، عبد الحی، شذرات الذہب فی اخبار من ذہب، ج3، ص229

34. معرفۃ القراء الکبار، ج1، ص365 / غایۃ النہایۃ، ج1، ص119

35. غایۃ النہایۃ، ج1، ص119

36. الجرح والتعدیل، ج2، ص71

37. عُقیلی، محمد بن عمرو مکی، ابو جعفر (م:322ھ)، الضعفاء الکبیر، محقق: عبد المعطی امین قلعجی، ناشر: دار المکتبۃ العلمیۃ، بیروت طبع: اول، 1984م، ج1، ص127

38. میزان الاعتدال، ج1، ص144

39 الجرح والتعدیل، ج2، ص71 / سیر اعلام النبلاء، ج14، ص84 / معرفۃ القراء الکبار، ج1، ص452 / و فیات الأعیان، ج3، ص42 / الوافی بالو فیات، ج3، ص188

40. سیر اعلام النبلاء، ج14، ص84

41. السبعۃ فی القراءات: ص79 / التاریخ الکبیر، ج9، ص55 / الجرح والتعدیل، ج3، ص616 / معرفۃ القراء الکبار، ج1، ص223 / و فیات الأعیان، ج3، ص469

42. السبعۃ فی القراءات: ص81

43. السبعۃ فی القراءات: ص83 / معرفۃ القراء الکبار، ج1، ص226 / غایۃ النہایۃ، ج1، ص289 / تہذیب الکمال، ج34، ص121-122

44. تقریب التہذیب، ج2، ص444

45. تاریخ ابن معین (روایۃ الدوری)۔ ج4، ص101 / الجرح والتعدیل، ج3، ص616

46. تقریب التہذیب، ج2، ص444

47. ابن حبان، الثقات، ج6، ص345

48. الجرح والتعدیل، ج3، ص616

49. تاریخ الإسلام، ج4، ص263

50. الدُّورُ: بغداد کے ارد گرد عراق میں سات جگہوں کا نام ہے، 1. دُور تکریت، 2. دُور عربایا، 3. دُور بنی اَوقر، 4 دُور بغداد، 5. دُور سامرّا، 6. دُور نیسابور، 7. دُور الراسبی، حموی، یاقوت بن عبد اللہ، ابو عبد اللہ (م:626ھ)، معجم البلدان، ناشر: دار صادر، بیروت، طبع: دوم، 1995م، ج2، ص481

51 الجرح والتعدیل، ج3، ص183 / الطبقات الکبری، ج7، ص364 / معرفۃ القراء الکبار، ج1، ص386 / غایۃ النہایۃ، ج1، ص255 / الوافی بالوفیات، ج13، ص65

52. سیر اعلام النبلاء، ج11، ص541

53. زرکلی، الأعلام، ج2، ص264 کحالۃ، عمر بن رضا دمشقی (م:1408ھ) معجم المؤلفین، مکتبۃ المثنی، بیروت، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ج4، ص69

54. تہذیب الکمال، ج7، ص34 / معرفۃ القراء الکبار، ج1، ص386 / غایۃ النہایۃ، ج1، ص255

55. الکاشف فی معرفۃ من لہ روایۃ فی الکتب الستۃ، ج1، ص342

56. تاریخ بغداد، ج8، ص199

57. الجرح والتعدیل، ج3، ص184

58. ابن حبان، الثقات، ج8، ص200

59. دار قطنی، علی بن عمر، (م:385ھ)، سؤالات الحاکم للدار قطنی، محقق: د. موفق بن عبد اللہ، ناشر: مکتبۃ المعارف، الریاض، طبع: اول، 1984ھ، ص195

60. سیر اعلام النبلاء، ج11، ص543

61. تقریب التہذیب، ج1، ص186

62. الجرح والتعدیل: 4/404، معرفۃ القراء الکبار: 1/390، تہذیب الکمال: 13/50، سیر اعلام النبلاء: 12/380، الوافی بالوفیات، ج16، ص149

63. معرفۃ القراء الکبار، ج1، ص390 / سیر اعلام النبلاء، ج12، ص380 / تہذیب الکمال، ج13، ص51

64. الکاشف، ج1، ص495۔ سنن نسائی میں ان کی کوئی روایت نہیں پائی۔ محقق

65. مغلطای بن قلیج، ابو عبد اللہ (م:762ھ)، اکمال تہذیب الکمال، محقق: عادل بن محمد وغیرہ، ناشر: الفاروق الحدیثۃ، طبع: اول، 2001م، ج6، ص332

66. ابن حبان، الثقات، ج8، ص319

67. نسائی، تسمیۃ مشائخ النسائی وذکر المدلسین: ص89

68. ابن حجر، تقریب التہذیب، ج1، ص345

69. الکاشف، ج1، ص495

70. الجرح والتعدیل، ج3، ص616

71. الطبقات الکبری، ج7، ص449 / صفدی، الوافی بالوفیات، ج17، ص120

72. معرفۃ القراء الکبار، ج1، ص186

73. السبعۃ فی القراءات: ص85، معرفۃ القراء الکبار، ج1، ص188 / غایۃ النہایۃ، ج1، ص424 / تہذیب الکمال، ج15، ص144

74. الکاشف، ج1، ص564

75. عجلی، احمد بن عبد اللہ، کوفی، ابو الحسن (م:261ھ) معرفۃ الثقات، محقق: عبد العلیم بستوی، مکتبۃ الدار، مدینۃ منورۃ، سعودیۃ، طبع: اول، 1985، ج2، ص39

76. تہذیب الکمال، ج15، ص145 / تہذیب التہذیب، ج5، ص274

77. تقریب التہذیب، ج1، ص402

78. الکاشف، ج1، ص495

79. ابن حبان، الثقات:۵/۳۷
80. الطبقات الکبری:۷/۴۴۹
81. التاریخ الکبیر:8/۱۹۹، الجرح والتعدیل:۹/۶۶، ابن حبان، الثقات:9/233، الطبقات الکبری:۷/۳۷۴، الوافی بالوفیات:۲۶/۶۶
82. زرکلی، الأعلام:۸/۸۷، کحالۃ، عمر بن رضا معجم المؤلفین:۱۳/۱۴۹
83. معرفۃ القراء الکبار:۱/۳۹۶، غایۃ النہایۃ:2/354، تہذیب الکمال:30/۲۴۲
84. الکاشف فی معرفۃ من لہ روایۃ فی الکتب الستۃ:۲/۳۳۷
85. یحیی بن معین، (م:233ھ)، سؤالات ابن الجنید لأبی زکریا، محقق: احمد محمد نور سیف، دار النشر: مکتبۃ الدار، مدینۃ منورۃ، طبع: اول، 1988م: ص:۳۹۷
86. عجلی، معرفۃ الثقات:۲/۳۳۲
87. الجرح والتعدیل:۹/۶۶
88. مہدی الدکتور محمد المسلمی وغیرہ، اقوال ابی الحسن الدار قطنی فی رجال الحدیث وعللہ، ناشر: عالم الکتب، بیروت، لبنان طبع: اول، 2001م:۲/۶۹۲
89. میزان الاعتدال:4/302
90. نسائی، تسمیۃ مشایخ النسائی وذکر المدلسین: ص:۶۳
91. تقریب التہذیب:2/325
92. الجرح والتعدیل:۵/5، ابن حبان، الثقات:8/360، معرفۃ القراء الکبار:۱/402، الوافی بالوفیات:۱۷/۱۴
93. کحالۃ، عمر بن رضا، معجم المؤلفین (۶/۲۱
94. معرفۃ القراء الکبار:۱/403، غایۃ النہایۃ:۱/۴۰۴، تہذیب الکمال:14/281
95. الکاشف فی معرفۃ من لہ روایۃ فی الکتب الستۃ:۱/538
96. ابن حبان، الثقات:8/360
97. الجرح والتعدیل:۵/5
98. ابن حجر، تقریب التہذیب:1/381
99. السبعۃ فی القراءات: ص:۶۹، الجرح والتعدیل:۶/۳۴۰، الطبقات الکبری:۶/۳۲۰، التاریخ الکبیر:۶/۴۸۷، سیر اعلام النبلاء:۵/۲۵۶، الوافی بالوفیات:۱۶/۳۲۶، وفیات الأعیان:۳/۹
100. تہذیب الکمال:۱۳/۴۷۵، غایۃ النہایۃ:۱/3۴۸
101. مغلطای، اکمال تہذیب الکمال:۷/۱۰۰، الکاشف:۱/۵۱۸
102. میزان الاعتدال:۲/۳۵۷
103. مسلمی، محمد مہدی وغیرہ، موسوعۃ اقوال ابی الحسن الدار قطنی فی رجال الحدیث وعللہ، عالم الکتب، بیروت، لبنان، طبع: اول، 2001م:۲/۳۳۹
104. سیر اعلام النبلاء:۵/۲۶۰
105. احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (م:241ھ)، العلل ومعرفۃ الرجال، محقق: وصی اللہ بن محمد عباس، ناشر: دار الخانی، الریاض، طبع: دوم، 2001م:1/۴۲۰
106. الجرح والتعدیل:۶/۳۴۱،
107. عجلی، احمد بن عبد اللہ، کوفی، ابو الحسن (م:261ھ) تاریخ الثقات، ناشر: دار الباز، طبع: اول، 1984م: ص:۲۴۰

108. الجرح والتعدیل:۶/۳۴۱

109. ابن حجر، تقریب التہذیب:1/365

110. سیر اعلام النبلاء:۵/۲۶۰

111. الجرح والتعدیل:۹/۳۴۸، التاریخ الکبیر:۹/۱۴، الوافی بالوفیات:۱۰/۱۵۲، الطبقات الکبری:۶/۳۸۶

112. الجرح والتعدیل:۹/۳۴۹

113. تہذیب الکمال:33/۱۳۰، معرفۃ القراء الکبار:۱/۲۸۰، غایۃ النہایۃ:۱/325

114. الکاشف:۲/۴۱۲

115. ابن حنبل، العلل ومعرفۃ الرجال:۲/۴۸۰

116. ابن معین، یحیی، معرفۃ الرجال عن یحیی بن معین (روایۃ احمد بن محمد) محقق: محمد کامل قصار، ناشر: مجمع اللغۃ العربیۃ، دمشق، طبع: اول، 1985م:۱/۶۹

117 .سبط ابن العجمی، الاغتباط بمن رمی من الرواۃ بالاختلاط، ص:۳۸۲

118. تقریب التہذیب:1/365

119. میزان الاعتدال:۴/۴۹۹

120. الجرح والتعدیل:3/173، ابن حبان، الثقات:۶/۱۹۵، الکامل فی ضعفاء الرجال:۳/۲۶۸، التاریخ الکبیر:۲/۳۶۳، صفدی، الوافی بالوفیات:۱۳/۶۲

121. تہذیب الکمال:۷/۱۱، معرفۃ القراء الکبار:۱/۲۸۸، غایۃ النہایۃ:2/۲۵۴

122. الکاشف فی معرفۃ من لہ روایۃ فی الکتب الستۃ:۱/۳۴۱

123. العلل ومعرفۃ الرجال:۲/۳۸۰، الجرح والتعدیل:3/173

124. مسلم بن حجاج، ابوالحسن (م:261ھ)، الکنی والاسماء، محقق: عبدالرحیم محمد قشقری، ناشر: عمادۃ البحث العلمی، مدینۃ منورۃ، طبع: اول، 1984م:۱/۵۴۰

125. نسائی، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمن (م:303ھ)، الضعفاء والمتروکون، محقق: محمود ابراہیم زاید، ناشر: دار الوعی، حلب، طبع: اول، 1396ھ، ص:۳۱

126. الجرح والتعدیل:3/174

127. یحیی بن معین، ابوزکریا (م:233ھ)، تاریخ ابن معین (روایۃ عثمان الدارمی) محقق: د. احمد محمد نور سیف، ناشر: دار المأمون للتراث، دمشق، ص:۹۷

128. التاریخ الکبیر:۲/۳۶۳، بخاری، محمد بن اسماعیل (م:256ھ)، الضعفاء الصغیر، محقق: محمود ابراہیم زاید، ناشر: دار الوعی، حلب، طبع: اول، 1396ھ، ص:۳۲

129. تقریب التہذیب:1/۱۸۵

130. میزان الاعتدال:۱/۵۸۸، المغنی فی الضعفاء:۱/۱۷۹، دیوان الضعفاء والمتروکین: ص:۹۴

131. السبعۃ فی القراءات: ص:71، الجرح والتعدیل:3/۲۰۹، التاریخ الکبیر:۳/۵۲، الوافی بالوفیات:۱۳/۱۰۶، وفیات الاعیان:۲/۲۱۶

132. سیر اعلام النبلاء:۷/۹۰

133. معجم المؤلفین:۴/۷۸

134. السبعۃ فی القراءات: ص:71، معرفۃ القراء الکبار:۱/۲۵۱، غایۃ النہایۃ:۱/۲۶۱، تہذیب الکمال:۷/۳۱۵

135. الکاشف:۱/۳۵۱

136. ابن حبان، الثقات:۶/۲۲۸

137. الجرح والتعدیل:3/۲۱۰

138. یحیی بن معین، سؤالات ابن الجنید لأبي زکریا یحیی بن معین، ص:۳۶۶، تاریخ ابن معین (روایۃ الدوری: ۳/۳۳۴

139. ابن شاہین، عمر بن احمد، ابو حفص (م:385ھ)، تاریخ أسماء الثقات، محقق: صبحی السامرائی، ناشر: الدار السلفیۃ، الکویت، طبع: اول، 1984: ص:۷۰

140. عجلی، تاریخ الثقات: ص:۱۳۳

141. تہذیب الکمال: ۷/۳۱۶

142. الطبقات الکبری: ۶/۳۸۵

143. تقریب التہذیب: 1/۱۹۷

144. سیر اعلام النبلاء: ۷/۹۲

145. الجرح والتعدیل: 3/۲۷۳، التاریخ الکبیر: ۳/۱۹۶، حموی، یاقوت، معجم الأدباء: ۳/۱۲۵۹، الوافی بالوفیات: ۱۳/۲۲۳، وفیات الأعیان: ۲/۲۴۳

146. تہذیب الکمال: ۸/۳۰۱، معرفۃ القراء الکبار: ۱/۴۲۰، غایۃ النہایۃ: ۱/۲۷۳

147. حموی، معجم الأدباء: ۳/۱۲۵۹

148. داوودی، طبقات المفسرین: ۱/۱۶۷

149. الکاشف: ۱/۳۷۴

150. ابن المبرد، بحر الدم فیمن تکلم فیہ الإمام احمد بمدح اوذم: ص:۵۰

151. تاریخ بغداد: ۸/۳۲۲، تہذیب الکمال: ۸/۳۰۲

152. تقریب التہذیب: 1/۲۲۲

153. الجرح والتعدیل: 3/۳۶۸، التاریخ الکبیر: ۳/۱۸۹، الوافی بالوفیات: ۱۳/۲۳۴، وفیات الأعیان: ۲/۲۴۳

154. غایۃ النہایۃ: ۱/۲۷۴

155. الجرح والتعدیل: 3/۳۶۸

156. السبعۃ فی القراءات: ص:78، التاریخ الکبیر: ۶/۲۶۸، الجرح والتعدیل: ۶/ ۱۸۲، ابن حبان، الثقات: ۸/۴۵۷، سیر اعلام النبلاء: ۹/۱۳۱، الوافی بالوفیات: 21/۴۸، وفیات الأعیان: ۳/۲۹۶

157. معرفۃ القراء الکبار: ۱/۲۹۶

158. سیر اعلام النبلاء: ۹/131، معرفۃ القراء الکبار: ۱/۲۹۶، غایۃ النہایۃ: ۱/۵۳۶

159. معجم المؤلفین: ۷/۸۴، زرکلی، الأعلام: ۴/۲۸۳

160. ابن حبان، الثقات: ۸/۴۵۸

161. معرفۃ القراء الکبار: ۱/۴۲۴، غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء: 2/34، تاریخ بغداد: ۱۳/۱۶، تاریخ الإسلام: 5/۹۰۵

162. تاریخ الإسلام: 5/۹۰۵

163. سیر اعلام النبلاء: 12/۴۰۷

164. خطیب بغدادی، احمد بن علی، ابو بکر (463ھ)، الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع، محقق: د. محمود الطحان، ناشر: مکتبۃ المعارف-الریاض، ۲/۲۸۷،۲۸۶

165. قاسمی، محمد جمال الدین بن محمد سعید بن قاسم حلاق (1332ھ)، قواعد التحدیث من فنون مصطلح الحدیث، ناشر: دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، ص:81